بیت المال سے ایک درہم کے انگور منگوا لیجیے۔ آپ تو امیر المومنین ہیں۔ سب اختیار تو آپ ہی کو ہے جواب دیا —— ہاں کیوں نہیں۔ آج تو یہ بہت آسان ہے کل خدا کو کیا جواب دوں گا۔ تھوڑی یا بہت ہے تو یہ بھی امانت میں خیانت۔

سعید بن سوید کا بیان ہے —— خلیفۂ وقت نماز جمعہ پڑھانے آتے۔ جامع دمشق جیسی شاندار مسجد دلہن کی طرح سجی ہوئی اور امام وقت کا یہ حال ہوتا کہ جسم پر گرت کے کپڑے تک نہ ہوتے۔ آگے پیچھے پیوند لگے ہوتے، جانے کتنے پیوند ایک آدمی سے نہ رہا گیا۔ ایک مرتبہ راستے میں پکڑ کر بولا امیر المومنین! اللہ نے آپ کو سب کچھ دیا ہے۔ آپ اچھا لباس تیار کرا لیجیے!

دیر تک سر جھکائے خاموش رہے پھر سر اٹھا کر فرمایا —— مالداری اور خوشحالی میں سنبھل کر رہنا اور قوت، اور حکومت حاصل ہو تو معاف کر دینا زیادہ افضل و برتر ہے۔

بنو امیہ کے خلفاء کا دستور تھا کہ تین سو دربان اور تین سو پولیس کے سپاہی ہمیشہ امیر المومنین کے محل پر حاضر رہتے۔ عمر بن عبدالعزیز خلیفہ ہوتے تو فرمایا۔ مجھے تمہاری حفاظت کی ضرورت نہیں۔ خدا میری حفاظت کرے گا اور موت کی یاد گناہوں سے بچاتے گی۔ خدا مجھے اقتدار کے ان فتنوں سے محفوظ رکھے

بقیہ: افکار و تاثرات

واقع ہیں۔ ایک طرف تو ایرانی حکومت شیعہ سنی اتحاد کی بات کرے اور دوسری طرف یہ امتیاز روا رکھے۔ ایرانی حکومت سے مطالبہ کیا جائے کہ وہ اہل سنت کے اس مقام مقدسہ کی حرمت کو محفوظ رکھے۔

(عبیداللہ۔ راولپنڈی)

★ **برما میں مسلمانوں کی حالت زار** برما میں مسلمانوں کو تباہ و برباد کرنے کی کوشش کے سلسلہ میں برمی حکومت نے مسلمان آبادیوں میں وفد کی شکل میں آتے ہوئے اجلاس بلا بلا کہ تقریریں کر رہے ہیں کہ تم برمی حکومت کے یعنی بدھسٹ کے اپنے شادی بیاہ کا رشتہ قائم کرو۔ اور اپنی مساجد کی تعمیر کم کرو۔ بلکہ کہتا ہے کہ ایک تھانہ کی حدود میں ایک ہی مسجد ہو۔ اور اپنے بچوں کو بدھسٹ بچوں کے ساتھ ملنے جلنے کی تربیت دو۔ اور تم بھی ہمارے ساتھ مل جل کر رہو۔ چونکہ مسلمان مسلمان ہی ہوتا ہے جس کی وجہ سے دارالعلوم اور مکتبوں پر پابندی لگا دی ہے کہ اسلامی تعلیم کے لئے کہیں نہیں جا سکتے۔ قریبی شہر کے دارالعلوم تک بھی جانے کی اجازت نہیں ہے۔ برمی حکومت نے مسلمانوں کے خلاف یہ ناپاک منصوبہ بنایا ہے کہ مسلمان برما کے باشندے نہیں۔ حالاں کہ تاریخ شاہد ہے کہ ۸۰۰ ہجری سے مسلمان وہاں آباد ہیں۔ اور مغلوں کے دور سے برما میں مسلمان رہ رہے ہیں۔ برٹش گورنمنٹ نے برما کو آزادی دی تو مسلمان بھی برابر کے شریک تھے۔ مسلم اقلیت کے علاقوں میں مساجد کو شہید کر دیا گیا ہے۔ ۱۹۶۰ء سے حج پر بھی پابندی عائد ہے۔ مسلمان بچوں کو مذہبی تعلیم حاصل کرنے کی کوئی سہولت نہیں اور نہ ہی مسلمانوں کو ملازمت ملتی ہے۔ غرض کہ مسلمانوں پر مذہبی، ثقافتی، معاشرتی، اور سیاسی ہر قسم کی پابندی ہے۔

(عبدالقدوس مجاہد۔ کراچی)